ہفتہ 09 جنوری 2021ء | 24 جمادی الاولیٰ 1442 ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:08

ارشاد باری تعالیٰ

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا۔ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۔(بنی اسرائیل 24-25)

اور تیرے ربّ نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو اُنہیں اُف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔ اور ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پَر جُھکا اور کہہ کہ اے میرے ربّ! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔

فرمان خلیفہ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس شخص کی خواہش ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اسکا رزق بڑھا دیا جائے تو اس کو چاہئے کہ اپنے والدین سے حسن سلوک کرے اور صلہ رحمی کی عادت ڈالے۔

(مسند احمد۔ جلد ۳۔ صفحہ نمبر ۲۶۶۔ مطبوعہ بیروت)

تو یہاں عمر بڑھانے کا اور رزق میں برکت کا ایک اصول بتا دیا گیا ہے کہ اگر کشائش چاہتے ہو، اپنے بچوں کی دور دور کی خوشیاں دیکھنا چاہتے ہو تو والدین سے حسن سلوک کرو۔ ان کے تم پر جو احسانات ہیں انہیں یاد رکھو۔ یاد رکھو کہ بچپن میں تمہیں انہوں نے بڑی تکلیف سے پالا ہے۔ اگر تمہاری طرف توجہ نہ دیتے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تمہاری تو یتیمی کی حالت تھی۔ کچھ کر نہیں سکتے تھے۔ کیونکہ تمہیں کسی نے پوچھنا بھی نہیں تھا۔ وہ ماں باپ ہی ہیں جو بچے کو اس طرح پوچھتے ہیں، درد سے پوچھتے ہیں۔ تو جب تم بڑے ہوتے ہو تو تمہاری لکھائی پڑھائی کی کوشش کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ اپنے پر ہر تکلیف وار د کرتے ہیں اور تمہیں پڑھاتے ہیں۔ کئی والدین ایسے ہیں جو فاقے کرتے ہیں اور اس کوشش میں ہوتے ہیں کہ ہمارے بچے پڑھ جائیں۔ تا کہ بڑے ہو کر وہ معاشرے میں عزت و احترام سے رہ سکیں، ہمارے والا ان کا حال نہ ہو۔ لیکن بعض ایسے

بقیہ صفحہ 7 پر

اس شمارہ میں

- خوبیاں اپنے میں گو بے انتہا پاتے ہیں ہم (منظوم)
- اسلامی اصطلاحات اور ان کا برمحل استعمال
- قادیان میں قبل از ہجرت گزارے ہوئے ایام کی حسین یادیں
- نیشنل ورچوئل تعلیمی ریلی زیر اہتمام قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ کینیڈا

فرمانِ رسول ﷺ

رب کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا قول ہے کہ رب کی رضا باپ کی رضامندی میں ہے، اور رب کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔

(الادب المفرد للبخاری۔ باب قولہ تعالیٰ ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا)

حضرت عبداللہؓ بن عَمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے ماں باپ کو گالی دینا کبیر گناہ ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول، کوئی شخص اپنے ماں باپ کو بھی گالی دے سکتا ہے؟۔ فرمایا: ہاں وہ دوسرے آدمی کے ماں اور باپ کو گالی دیتا ہے تو اپنے ہی ماں باپ کو گالی دیتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان)۔

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

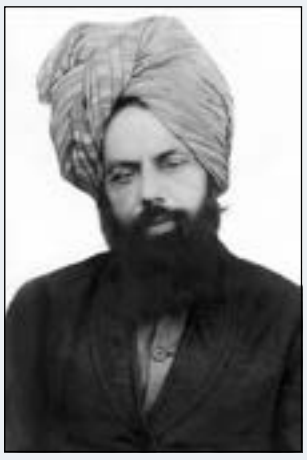

باپ کی دعا بیٹے کے واسطے قبول ہوتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ظہر کے وقت ایک نووارد صاحب سے ملاقات کی اور ان کو تاکید کی کہ وہ اپنے والد کے حق میں جو سخت مخالف ہیں دعا کیا کریں انہوں نے عرض کی کہ حضور میں دعا کیا کرتا ہوں اور حضور کی خدمت میں بھی دعا کے لئے ہمیشہ لکھا کرتا ہوں حضرت اقدس نے فرمایا کہ

”توجہ سے دعا کرو باپ کی بیٹے کے واسطے اور بیٹے کی باپ کے واسطے قبول ہوا کرتی ہے اگر آپ بھی توجہ سے دعا کریں تو اس وقت ہماری دعا کا بھی اثر ہو گا۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ نمبر ۱۵۰۲ ایڈیشن 1988)

بٹالہ کے سفر کے دوران حضرت اقدس، شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی سے ان کے والد صاحب کے حالات دریافت فرماتے رہے اور نصیحت فرمائی کہ:

”ان کے حق میں دعا کیا کرو ہر طرح اور حتی الوسع والدین کی دلجوئی کرنی چاہیے اور ان کو پہلے سے ہزار چند زیادہ اخلاق اور اپنا پاکیزہ نمونہ دکھلا کر اسلام کی صداقت کا قائل کرو۔ اخلاقی نمونہ ایسا معجزہ ہے کہ جس کی دوسرے معجزے برابری نہیں کر سکتے سچے اسلام کا یہ معیار ہے کہ اس سے انسان اعلیٰ درجے کے اخلاق پر ہو جاتا ہے اور وہ ایک ممیز شخص ہوتا ہے شاید خدا تعالیٰ تمہارے ذریعہ ان کے دل میں اسلام کی محبت ڈال دے۔ اسلام والدین کی خدمت سے نہیں روکتا۔ دنیوی امور جن سے دین کا حرج نہیں ہوتا ان کی ہر طرح سے پوری فرمانبرداری کرنی چاہئے۔ دل و جاں سے ان کی خدمت بجالاؤ۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 492 ایڈیشن 1988ء)

دربارِ خلافت

میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے۔(حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

مقصد یہی ہے کہ اپنے اندر بھی پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں اور اس پیغام کو بھی آگے پہنچانا ہے۔ اب جو اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کی نعمت ہمیں عطا فرمائی ہے اس سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی جو حقیقی تعلیم ہمیں دی ہے وہ خلیفۂ وقت کی آواز میں سب تک پہنچ رہی ہے۔ اس آواز کے پہنچنے میں تو کوئی روک نہیں ہے، اس کو تو کسی ملک کا ویزا درکار نہیں ہے، اس کو تو کسی ملک کے مُلّاں کی مرضی کے مطابق خطبات دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تو ہوائی لہروں پر ہر گھر میں، ہر شہر میں، اپنی اصلی حالت میں اسی طرح اتر رہی ہے جس طرح اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا۔

احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کو اپنی زندگیوں کا حصہ بھی بنائیں اور اپنے ماحول کو بھی بتائیں۔ ان کو بھی اس نعمت سے فیض اٹھانے کی طرف توجہ دلائیں۔ یہ نہ ہو کہ احمدیت کا پیغام کسی جگہ نہ پہنچا ہو اور اس جگہ کے رہنے والے یہ شکوہ کریں کہ کیوں یہ پیغام ہمیں نہیں پہنچایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے کہ آپ کے پیغام نے دنیا میں پھیلنا ہے اور ضرور پھیلنا ہے انشاء اللہ اور کوئی طاقت اس کو پھیلنے سے نہیں روک سکتی۔

آپؑ فرماتے ہیں: ’’مَیں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ مَیں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے۔ اور جہاں تک مَیں دوربین نظر سے کام لیتا ہوں، تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں۔ اور قریب ہے کہ مَیں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر مَیں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے۔ اور آسمان پر ایک جوش اور ابال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پتلی کی طرح اِس مشتِ خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔ ہر یک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ مَیں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کرسکتیں؟ کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں؟‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 403)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فتح تو مقدر ہے۔ آپؑ کی تعلیم نے تو دنیا میں پھیلنا ہے۔ لیکن ہر احمدی کا بھی یہ فرض ہے کہ اس پیغام کو پہنچانے کے لئے کوشش میں لگ جائے۔ افریقن ممالک میں خاص طور پر جس طرح پہلے کوشش ہوتی رہی ہے اب پھر وہی کوشش کریں۔ جیسے پہلے منظم ہو کر احمدیت کا پیغام پہنچایا تھا، اب پھر اس طرف توجہ دیں۔ پہلے تربیت میں جو کمی رہ گئی تھی ان کمیوں کو بھی دور کرنے کی کوشش کریں اور جلد سے جلد اپنے ملک کے تمام نیک فطرت شہریوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا غلام بنا دیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آسمان پر ایک جوش اور ابال پیدا ہوا ہے۔ آسمانی تائیدات لوگوں کے دلوں پر بھی اتر رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ مختلف ذریعے سے تنبیہ بھی کر رہا ہے، اس کے نظارے بھی ہم ہر جگہ دیکھ رہے ہیں۔ اس کے نظارے طوفانوں اور زلزلوں کی صورت میں نظر آ رہے ہیں۔ ایک خدا کو بھلانے کی وجہ سے انسان انسان کے خلاف جو ظالمانہ حربے استعمال کر رہا ہے وہ اس لئے نظر آ رہے ہیں۔ ایک ہی ملک کے شہری ظالمانہ طریق پر ایک دوسرے کا قتل عام کر رہے ہیں، وہ اسی وجہ سے ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ مسلمان کہلانے والے بھی یہی کچھ کر رہے ہیں۔ پھر مغرب کے نام نہاد امن کے علمبردار، امن کے نام پر ملکوں کی شہری آبادیوں کو تہس نہس کر رہے ہیں، تباہ و برباد کر رہے ہیں۔ بجائے اس کے کہ اپنے پیسے سے غریب لوگوں کی مدد کریں، ان کی بھوک مٹائیں، اس کی بجائے اس پیسے سے تباہی پھیلا رہے ہیں۔ تو یہ سب کچھ چاہے وہ قدرتی آفات ہوں یا اللہ تعالیٰ نے دلوں میں سختی پیدا کر دی ہو جس سے انسان اپنی اقدار ہی بھول گیا ہے اور ایک دوسرے کو جانوروں کی طرح نوچنے اور بھنبھوڑنے لگ گیا ہے۔ یہ سب اس لئے ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کو بھول گیا ہے اور زمانے کے امام کو پہچاننے سے انکاری ہے یا خدا کے خوف کی جگہ بندوں کے خوف نے لے لی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے کہ مجھ سے اور صرف مجھ سے ڈرو۔ انسان کو اپنا بندہ بنانے کے لئے، اس کی اصلاح کے لئے، خدا تعالیٰ ہر زمانے میں اپنے کسی خاص بندے کو مبعوث فرماتا ہے اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ اس زمانے میں بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی لئے مبعوث فرمایا ہے۔ یہ دنیا جو خدا کو بھلا بیٹھی ہے اس کو خدا کی طرف لائیں۔ اور آج یہی پیغام لے کر ہر احمدی کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ایک واحد خدا کی پہچان کروائے۔ پس اس لحاظ سے بقیہ صفحہ 3 پر

خوبیاں اپنے میں گو بے انتہا پاتے ہیں ہم

خوبیاں اپنے میں گو بے انتہا پاتے ہیں ہم
پر ہر اک خوبی میں داغ اک عیب کا پاتے ہیں ہم
خوف کا کوئی نشاں ظاہر نہیں افعال میں
گو کہ دل میں متصل خوف خدا پاتے ہیں ہم
کرتے ہیں طاعت تو کچھ خواہاں نمائش کے نہیں
پر گنہ چھپ چھپ کے کرنے میں مزا پاتے ہیں ہم
دیدہ و دل کو خیانت سے نہیں رکھ سکتے باز
گرچہ دست و پا کو اکثر بے خطا پاتے ہیں ہم
دل میں درد عشق نے مدت سے کر رکھا ہے گھر
پر اسے آلودۂ حرص و ہوا پاتے ہیں ہم
ہو کے نادم جرم سے پھر جرم کرتے ہیں وہی
جرم سے گو آپ کو نادم سدا پاتے ہیں ہم
ہیں فدا ان دوستوں پر جن میں ہو صدق و صفا
پر بہت کم آپ میں صدق و صفا پاتے ہیں ہم
گو کسی کو آپ سے ہونے نہیں دیتے خفا
اک جہاں سے آپ کو لیکن خفا پاتے ہیں ہم
جانتے اپنے سوا سب کو ہیں بے مہر و وفا
اپنے میں گر شمۂ مہر و وفا پاتے ہیں ہم
بخل سے منسوب کرتے ہیں زمانہ کو سدا
گر کبھی توفیق ایثار و عطا پاتے ہیں ہم
ہو اگر مقصد میں ناکامی تو کر سکتے ہیں صبر
درد خودکامی کو لیکن بے دوا پاتے ہیں ہم
ٹھہرتے جاتے ہیں جتنے چشم عالم میں بھلے
حال نفس دوں کا اتنا ہی برا پاتے ہیں ہم
جس قدر جھک جھک کے ملتے ہیں بزرگ و خورد سے
کبر و ناز اتنا ہی اپنے میں سوا پاتے ہیں ہم
گو بھلائی کرکے ہم جنسوں سے خوش ہوتا ہے جی
تہہ نشیں اس میں مگر درد ریا پاتے ہیں ہم
ہے ردائے نیک نامی دوش پر اپنے مگر
داغ رسوائی کے کچھ زیر ردا پاتے ہیں ہم
راہ کے طالب ہیں پر بے راہ پڑتے ہیں قدم
دیکھیے کیا ڈھونڈھتے ہیں اور کیا پاتے ہیں ہم
نور کے ہم نے گلے دیکھے ہیں اے حالیؔ مگر
رنگ کچھ تیری الاپوں میں نیا پاتے ہیں ہم

(الطاف حسین حالی)

اداریہ

حاصل مطالعہ

اسلامی اصطلاحات اور ان کا برمحل استعمال

جماعت احمدیہ برطانیہ کی طرف سے تمام طبقات کے لئے مطبوعہ نیشنل سلیبس کی اہمیت نیز اِسے زیرِ نظر رکھنے کے متعلق ایک اداریہ میں اس سے قبل توجہ دلائی جا چکی ہے۔

اس سلیبس کے مزید گہرائی سے مطالعہ کے بعد مجھے ضروری محسوس ہوا ہے کہ میں اس کے باب بعنوان ''Social Conduct'' میں درج اسلامی اصطلاحات کے حوالے سے اپنے قارئین الفضل کو بطور یاددہانی بتاؤں کہ ان کے معانی کیا ہیں اور کب انہیں پڑھنا چاہیے۔

''بِسْمِ اللّٰہ''۔ بمعنی اللہ کے نام سے اور اسے ہر کام کے شروع کرتے وقت پڑھا جاتا ہے۔

''اِنْ شَاءَاللّٰہ''۔ بمعنی اگر اللہ نے چاہا اور اِسے ہر کام کے ارادہ کرنے پر پڑھا جاتا ہے۔

(اسے بعض لوگ انشاء اللہ بھی لکھتے ہیں جو غلط العام ہے۔ قرآن کریم میں اسے اِنْ شَاءَاللّٰہ کی طرز پر لکھا گیا ہے)

''سُبْحَانَ اللّٰہ''۔ بمعنی اللہ پاک ہے اور اِسے اس وقت بولا جاتا ہے جب کسی کی تعریف کی جائے۔

''یَا اللّٰہ''۔ بمعنی اے اللہ! اور اسے ایسے وقت بولا جاتا ہے جب کسی کو کوئی درد اور تکلیف پہنچے۔

''مَاشَاءَ اللّٰہ''۔ بمعنی جو اللہ چاہے۔ اور اس کا استعمال اس وقت ہوتا ہے جب کسی کے اچھے کام کی تعریف ہو رہی ہو۔

''جَزَاکُمُ اللّٰہ''۔ بمعنی اللہ آپ کو اس کی جزاء دے۔ اور شکریہ کہنے کے وقت اِسے استعمال کرتے ہیں۔

''آمین''۔ بمعنی اے اللہ! میری (ہماری) دعا قبول فرما! جب دعا کر رہے ہوں یا کسی محفلِ دعا میں شامل ہوں۔

''فِی اَمَانِ اللّٰہ''۔ بمعنی اللہ کی حفاظت میں۔ الوداع ہوتے یا کسی کو الوداع کرتے وقت یہ دعائیہ فقرہ استعمال ہوتا ہے۔

''تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہ''۔ بمعنی میں اللہ پر توکل کرتا ہوں اور جب طبیعت کے برعکس کوئی Feeling محسوس ہوں تب یہ الفاظ بولے جاتے ہیں

''نَعُوْذُ بِاللّٰہ''۔ ہم اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جب کوئی ناپسندیدہ بات کا سامنا ہو۔

''بَارَکَ اللّٰہ''۔ اللہ مبارک کرے اور جب پسندیدہ بات ظہور پذیر ہو یا کسی انعام سے نوازا جائے۔

''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ''۔ بمعنی ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم نے اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ یہ الفاظ فوتیدگی یا گمشدگی پر یا کسی نقصان پر بولے جاتے ہیں۔

''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ''۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے۔ ارشاد نبویؐ کے مطابق چھینک آنے پر یہ الفاظ بولنے چاہئیں۔

(یہ اللہ کی تعریف ہے اسے ہر نیکی، خوبی، انعام ملنے پر بھی بولا جاتا ہے)

''یَرْحَمُکَ اللّٰہ''۔ بمعنی اللہ تم پر رحم فرمائے۔ جبکہ یہ الفاظ چھینک کی آواز سننے پر چھینک آنیوالے شخص کو کہے جاتے ہیں۔

''اَسْتَغْفِرُاللّٰہ''۔ بمعنی میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں۔ یہ الفاظ اس وقت بولے جاتے ہیں جب ہم میں سے کوئی گناہ سے بچنا چاہے۔

(نیشنل سلیبس سٹیج III صفحہ 97-100)

''اَللّٰہُ اَکْبَر''۔ بمعنی اللہ سب سے بڑا ہے۔ ارشاد نبویؐ کے مطابق جب آپ پہاڑی۔ اونچائی (Stairs) پر چڑھ رہے ہوں۔

''سُبْحَانَ اللّٰہ''۔ بمعنی اللہ پاک ہے۔ جب پہاڑی یا اونچائی (Stairs) سے اُتر رہے ہوں تو پڑھا جاتا ہے۔

(نیشنل سلیبس صفحہ 113-114)

☆...☆...☆

بقیہ: دربارِ خلافت..... از صفحہ 2

ہر احمدی کو اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہئے۔ اپنے اندر بھی پاک تبدیلیاں پیدا کریں، اپنے آپ کو بھی تقویٰ کے اعلیٰ معیار تک پہنچائیں اور دنیا کو بھی اس حسین تعلیم سے آگاہ کریں۔ اس انتظار میں نہ رہیں، جہاں جہاں اور جن جن ملکوں میں بھی احمدی ہیں، کہ خلیفہ وقت کا دورہ ہو گا تو اس کے بعد ہی ہم نے اپنے اندر تیزی پیدا کرنی ہے۔ یہ وقت ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ آسمان پر بھی جوش ہے۔ پس آگے بڑھیں اور دنیا میں خدا کا پیغام پہنچانے کے لئے اللہ کے مددگار بنیں۔ اور ان برکتوں اور فضلوں سے حصہ لیں جو خدا نے اپنا پیغام پہنچانے والوں کے لئے رکھی ہیں۔ یہ کام تو ہونا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں کا وارث بنانے کے لئے یہ موقع دیا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا دنیا کی تقریباً سب جماعتوں کی خواہش ہے کہ میرے دورے ہوں تا کہ ان میں تیزی پیدا ہو۔ وہ تو ہوں گے انشاء اللہ اور ہو بھی رہے ہیں لیکن اپنے اس کام کو بھی ہر جماعت کو جاری رکھنا چاہئے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ان دوروں کی وجہ سے جماعت کو جو خلافت سے تعلق ہے اس میں تیزی پیدا ہو بھی جاتی ہے۔ لیکن ہم اس انتظار میں بیٹھ بھی نہیں سکتے کہ خلیفۂ وقت کا دورہ ہو گا تو کام ہو گا۔ وہ براہ راست ہم سے مخاطب ہو گا تو کام ہو گا۔ کام بہرحال ہوتے رہنے چاہئیں۔ جہاں تک میرے دوروں کا تعلق ہے، گزشتہ سال میں بھی جس حد تک ممکن تھا دورے کئے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور جماعت کے مخلصین کی دعاؤں کی قبولیت کے نظارے بھی دیکھے، جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے کہ آپ کی جماعت نے غالب آنا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ ہمیں موقع دے کر ان فضلوں کا وارث بنا رہا ہے۔

(خطبہ جمعہ 28/ جنوری 2005ء)

آج کی دعا

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا ۟ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ

(سورۃ آل عمران: 194)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! یقیناً ہم نے ایک منادی کرنے والے کو سُنا جو ایمان کی منادی کر رہا تھا کہ اپنے ربّ پر ایمان لے آؤ۔ پس ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے ربّ! پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے۔

یہ قرآنِ مجید کی انجامِ بخیر، بخشش اور ثابت قدم رہنے کی افضل دعا ہے۔

ہمارے پیارے امام سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کو اس دعا کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''پھر انجام بخیر کی اور بخشش کی دعا سکھائی، ثابت قدم رہنے کی دعا سکھائی (مندرجہ بالا دعا)۔ یہ دعا بھی جیسا کہ مَیں نے کہا ایمان میں مضبوطی حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بخشش حاصل کرنے اور انجام بخیر کے لئے ہے۔ کہ اے اللہ! ہم نے اس زمانے کے امام کو مان کر جو روحانی ترقی حاصل کرنے کی کوشش کی ہے کہیں ہمارے گناہوں کی زیادتی، ہماری کمزوریاں، ہماری کوتاہیاں اس میں روک نہ بن جائیں۔ اِس زمانے کے امام کو ماننے کے بعد، قبول کرنے کے بعد اپنی شامت اعمال کی وجہ سے ہم اس روشنی سے بے بہرہ نہ رہ جائیں جو اصل میں تیرے نور کی روشنی ہے اور جو اس آنے والے نے ہمیں دی ہے۔ پس ہمارے گناہ بخش اور آئندہ بھی ان گناہوں سے بچا اور اس دعویدار کے دعویٰ پر مکمل ایمان لانے والوں اور ان برکات سے حصہ پانے والوں میں ہمیں شامل کرتا رہ جو اس کے ساتھ مقدر ہیں۔ اور جب ہمارا آخری وقت آئے تو اس صورت میں جائیں کہ نیکوں میں ہمارا شمار ہو۔''

(خطبہ جمعہ 29/ ستمبر 2006ء)

مرسلہ: مریم رحمٰن

مرسلہ: شریف احمد راجوری

قادیان میں قبل ازہجرت گزارے ہوئے ایام کی حسین یادیں

(پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیاں)

قبل ازیں خاکسار ایک مضمون میں ذکر کر چکا ہے کہ مجھے 1942ء میں پہلی مرتبہ رہتال (راجوری) سے مولوی خورشید احمد صاحب منیر (تایازاد بھائی) اور مولوی نظام دین صاحب (مہمان) کے ہمراہ قادیان جانے کا موقع ملا۔

قادیان دارالامان میں گزارے ہوئے اُن ایام کی یادیں ہنوز ''پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیاں'' کی مانند تروتازہ ہیں۔ 1942ء میں خاکسار کچھ عرصہ دارالشیوخ میں رہا اور ابتداء میں کچھ دن مدرسہ احمدیہ میں زیرِ تعلیم رہا۔ دارالشیوخ میں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قریب سے دیکھنے اور آپ کی صحبت سے فیضیاب ہونے کا موقع ملا۔ ازاں بعد تعلیم ترک کر دی۔ حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ نے خاکسار کو تعلیم پر آمادہ کرنے کی کوشش کی مگر راضی نہ ہوا اور مختلف کام کرتا رہا۔ بابو اکبر علی صاحب کی اسٹار ہوزری اور ازاں بعد نواب محمد احمد صاحب کے کارخانہ میک ورکس میں کام کرتا رہا جس میں بیٹری، لائٹیں، کمپاس اور بعض دیگر اشیاء فوج کے آرڈر پر بنتی تھیں۔ بعدہ مہمان خانہ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام میں خدمت کی توفیق پاتا رہا۔ وہاں ان دنوں حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہان پوری رضی اللہ عنہ رہائش پذیر تھے، اُن کی خدمت میں بھی کھانا پیش کرتا رہا۔

مغرب کی نماز اکثر کبھی مسجد مبارک میں اور کبھی مسجد اقصیٰ میں پڑھتا تھا۔ ایک روز مغرب کی نماز مسجد مبارک میں ادا کرنے گیا۔ آخری صف میں کھڑا ہوا۔ میرے دائیں جانب حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز ادا کر رہے تھے۔ آخری رکعت کے قعدہ میں بیٹھے تو حضرت مولانا صاحب کو میں ''التحیات للہ'' سرگوشی کے رنگ میں پڑھتے سنتا رہا۔ آپ بار بار ''التحیات للہ التحیات للہ'' پڑھتے رہے اور پھر التحیات للہ پر ہی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا۔ اللہ اللہ ان خدا کے برگزیدوں کا خدا تعالیٰ سے تعلق اور نماز میں وجد کی یہ کیفیت۔ مجھے اب بھی اُن کی بار بار التحیات للہ کی سرگوشی کانوں میں سنائی دے رہی ہے۔

1944ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ہوشیار پور میں جلسہ مصلح موعود کا انعقاد فرمایا، قادیان سے اس جلسہ میں شریک ہونے کا موقع ملا جس کا تفصیلی ذکر قبل ازیں مضمون میں خاکسار کر چکا ہے۔

دارالشیوخ میں قیام کے دوران کی بات ہے۔ دارالشیوخ کے لڑکے روزانہ مغرب کی نماز کے بعد لنگر خانہ میں جا کر کھانا کھاتے تھے۔ عموماً رات کے کھانے کے بعد نماز سے قبل حضرت میر صاحب طلباء کو جمع کرتے اور کھانا کھانے کے بعد کی دعا ایک طالبعلم دہراتا اور اس کے بعد مسجد مبارک یا مسجد اقصیٰ نماز عشاء کے لئے لائنوں میں لے جایا جاتا۔ ایک مرتبہ طلباء کے لئے حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ نے کھانے کے ساتھ زردہ بھی بطور میٹھا بنوایا اور حسبِ عمول بعد از طعام طلباء کو جمع کر کے کھانے کے بعد کی دعا پڑھوا رہے تھے کہ دعا پڑھانے والے طالبعلم نے اَلَّذِیْ اَطْعَمَنَا پڑھا اور ترجمہ دہرایا کہ جس نے ہمیں کھلایا۔ تو پیچھے سے ایک طالبعلم نے جو دہلی کا رہنے والا تھا، شرارتاً یہ کہا کہ جس نے ہمیں زردہ کھلایا۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب جو توحید باری تعالیٰ کے بارہ میں ادنیٰ ادنیٰ باتوں کا بھی حد درجہ خیال رکھتے تھے، نے یہ آواز سن لی اور پوچھا کہ یہ کس نے کہا ہے۔ کسی کے بتانے پر اُس طالبعلم کو باہر بلا کر بدنی سزا دی اور فرمانے لگے کہ تم مجھے خدا کا شریک ٹھہراتے ہو۔ زردہ میں نے نہیں بلکہ خدا نے کھلایا ہے۔ آپ کی یہ سزا محض اس وجہ سے تھی تا کہ وہ بچہ اور دیگر طلباء بھی تمام زندگی کے لئے یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ کسی معاملہ اور کسی رنگ میں بھی ہم نے اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں ٹھہرانا۔

مارچ 1944ء میں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب جیسے ہمدرد، شفیق اور یتیم پرور وجود کی وفات محلہ دارالانوار میں ایک گیسٹ ہاؤس میں ہوئی۔ اس موقع پر دارالشیوخ اور مدرسہ احمدیہ کے لڑکے وہاں موجود تھے۔ خاکسار بھی اس جگہ موجود تھا۔ اندر کمرہ میں جہاں حضرت میر صاحب کی وفات ہوئی، حافظ مبارک احمد صاحب کے سورۃ یٰسین پڑھنے کی آواز آرہی تھی۔ میری آنکھوں کے سامنے ابھی بھی اس کمرہ کے باہر برآمدہ میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دعائیں کرتے ہوئے بے چینی کے عالم میں ٹہلنا یاد ہے۔ ازاں بعد حضور نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور خاکسار کو اس عالم اور کریم وجود کے جنازہ میں شمولیت کا موقع ملا۔

مارچ 1944ء میں جب حضرت سیدہ امِ طاہر صاحبہ حرم حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا لاہور میں انتقال ہوا تو خاکسار ان دنوں قادیان میں تھا۔ رات کو جس گاڑی میں حضرت ام طاہر کا جنازہ قادیان لایا گیا۔ یہ گاڑی قادیان سے دو تین میل باہر پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے کیچڑ میں پھنس گئی۔ مدرسہ احمدیہ میں زیرِ تعلیم اور دارالشیوخ میں رہائش پذیر خاکسار اور چند دیگر خدام نے اس موقع پر قادیان سے باہر جا کے اس گاڑی کو دھکا لگایا اور گاڑی کو پانی سے باہر نکالا۔ خاکسار کو اس موقع پر اس عظیم ہستی کے جنازہ میں بھی شامل ہونے کا موقع ملا۔

غالباً 1943ء میں قادیان میں خدام الاحمدیہ کے ایک اجتماع کے موقع پر جو بٹالہ کی جانب آریہ اسکول کی طرف جامعہ احمدیہ کے عقبی میدان میں منعقد ہوتا تھا۔ اجتماع کے اختتامی روز حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطاب کے لئے تشریف لائے۔ ان دنوں حضور کا طریق یہ تھا کہ اجتماع کے موقع پر اسی جگہ حضور اپنے خدام کو ملاقات کا شرف عطا فرماتے تھے۔ خطاب کے دوران کسی خادم نے نادانستگی میں تالی بجائی تو حضور اس عمل پر شدید ناراض ہوئے اور فرمایا کہ میں نے قبل ازیں بھی توجہ دلائی ہے کہ تالی پیٹنا مردوں کا شیوہ نہیں۔ چنانچہ مقامِ اجتماع سے ناراضگی کی حالت میں ہی خطاب مکمل کئے اور ملاقات کئے بغیر آپ واپس تشریف لے گئے۔ بعد میں حضور کی خدمت میں معافی کے لئے تحریری درخواستیں لکھی گئیں جسے آپ نے ازراہِ شفقت قبول فرمایا اور بعد ازاں خدام سے قصر خلافت میں ملاقاتیں فرمائیں۔

ایک مرتبہ اجتماع کے دن تھے۔ ان دنوں اجتماع میں خیمے لگتے تھے اور ان خیموں میں اپنی چادریں لے کر جاتے تھے۔ میرے اور چند دوستوں کے پاس لٹھے کی چادر میں چنے تھے۔ وہ کسی لڑکے نے نکال لئے۔ لڑکپن اور نوجوانی کے ایام تھے ہم نے کہہ دیا کہ چنوں کے ہمراہ ہماری چادر بھی اٹھالی گئی ہے۔ بعد میں جب تحقیق ہوئی تو پتہ چل گیا کہ ہمارے چنے تو اٹھائے گئے ہیں مگر ہم نے چادر کے متعلق حقیقت گوئی سے کام نہیں لیا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اُس زمانہ میں نائب صدر خدام الاحمدیہ تھے۔ آپ نے ہمیں بلوایا۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی چھڑی تھی۔ آپ نے ہاتھ آگے کرنے کو کہا۔ جب ہاتھ آگے کئے تو آپ نے بجائے بدنی سزا دینے کے ازراہِ ترحم و براہ تربیت ہمیں مسجد اقصیٰ میں ایک گھنٹہ استغفار کرنے کا فرمایا۔

1944ء میں قادیان میں ہی الفضل میں یہ اعلان پڑھا کہ حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کو سندھ میں اپنی زمین پر منشی کی ضرورت ہے۔ چنانچہ میں حضرت نواب عبداللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہی بذریعہ ٹرین آپ کی اسٹیٹ پر بطور منشی ہو کر سندھ چلا آیا۔ پھر وہاں سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی اسٹیٹس ناصر آباد اور محمود آباد پر منشی کے طور پر کام کرتا رہا۔

1947ء میں جب پنجاب میں فسادات شروع ہوئے تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے الفضل میں اعلان فرمایا کہ نوجوانانِ جماعت قادیان میں اپنے مرکزِ احمدیت کی حفاظت کے لئے آئیں تو خاکسار اپنی والدہ، چھوٹے بھائی مبارک احمد صاحب (جو اُس وقت دس برس کے قریب عمر کے تھے)، چھوٹی بہن حلیمہ بیگم اور اپنی بیوی جنّت بی بی کو راجوری (کشمیر) میں سپردِ خدا کر کے ماہ مارچ یا اپریل میں قادیان چلا گیا۔ اس دوران 1947ء میں ہی خاکسار کے قادیان آنے کے بعد میری بیٹی کی پیدائش ہوئی اور وہ تقدیرِ الٰہی کے تحت پیدائش کے چھ ماہ بعد بیمار ہو کر وفات پا گئی۔ لیکن خاکسار خدا کے مسیح کی اُس پیاری بستی قادیان میں ڈیوٹی کی ادائیگی کی وجہ سے بیٹی کو پیدائش کے بعد نہ دیکھ سکا۔

جب تقسیمِ ہند یعنی پاکستان بننے کا اعلان انگریز حکومت نے کیا تو میں قادیان میں تھا۔ جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ لاہور تشریف لے جانے لگے تو بعض کمزور ایمان والوں نے یہ پروپیگنڈا کیا کہ خلیفہ ہمیں یہاں چھوڑ کر خود جا رہا ہے۔ حضور رضی اللہ عنہ نے قادیان کے تمام محلہ جات کی مساجد میں افرادِ جماعت کو اکٹھا کر کے مشورہ لینے کا حکم دیا۔ انہی دنوں فسادات شروع ہو گئے۔ انسانوں کا قتلِ عام میری آنکھوں کے سامنے ہوا۔ ہم خدام رات دن ڈیوٹیاں دیتے تھے۔ قادیان کے محلہ جات خالی کروائے گئے اور احمدیوں کے گھر لوٹے گئے۔ کئی احمدی زخمی ہوئے۔ ایک موقع پر جبکہ خاکسار مسجدِ اقصیٰ کے اندر ڈیوٹی دے رہا تھا۔ مسجد اقصیٰ کے محراب کی طرف والی گلی کے دوسری جانب عورتیں اور بچے محصور ہو گئے تھے۔ چنانچہ نوجوان خدام نے گلی کے اوپر لکڑی کے تختے رکھ کر عورتوں اور بچوں کو مسجد میں اتارا۔ جب تمام عورتیں اور بچے مسجد میں بحفاظت آ گئے تو آخر میں سیالکوٹ کا رہنے والا ایک خادم (عورتوں اور بچوں کو مسجد میں پہنچانے کی ڈیوٹی انجام دے رہا تھا) کو جو تختہ پر سے اتر رہا تھا، اس کو گولی مار کر شہید کر دیا گیا۔ اناللہ وانا الیہ

راجعون

ہم ڈیوٹیوں والے خدام پہلے تعلیم السلام کالج میں رہتے تھے۔جب کالج پر ہندو ڈوگرہ ملٹری کا کنٹرول ہوگیا تو ہم بورڈنگ تحریکِ جدید میں منتقل ہوگئے۔کالج سے منتقلی کے وقت ہم سب بحفاظت نکل آئے مگر مجھے ابھی تک وہ نظارہ آنکھوں کے آگے پھرتا ہے کہ حضرت شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا (غالباً محمد احمد) بدقسمتی سے ڈوگرہ ملٹری کے نرغہ میں آ گیا۔وہ جدھر سے نکلنے کی کوشش کرتا ڈوگرہ سپاہی تھپڑ مارتا۔دوسری طرف بھاگتا تو اُدھر سے بھی ڈوگرہ سپاہی اُسے تھپڑ رسید کرتا۔ہم بیسیوں آدمی مسجد نور کے سامنے برگد کے درخت کے نیچے کھڑے خون کے آنسو رو رہے تھے مگر کچھ کر نہیں سکتے تھے۔صرف بے بس اور لاچار کھڑے دیکھ رہے تھے۔آخر ایک طرف سے اُس کو بھاگ کر نکلنے کی جگہ مل گئی۔بڑی مشکل سے اُن کے نرغے سے نکل سکا۔پھر خطرہ پیدا ہوگیا کہ بورڈنگ تحریکِ جدید پر بھی ہندو ملٹری کنٹرول کر لے گی۔ہم دس بارہ یا غالباً اس سے کچھ زیادہ خدام سروں پر حفاظتی ساز و سامان رکھ کر چل پڑے۔جب ریتی چھلے والی جگہ (بوڑھ کے درخت کے پاس) پہنچے تو آگے سے گورکھا ملٹری کے سات آٹھ سپاہی آ رہے تھے۔انہوں نے ہماری طرف رائفلیں تان کر پوچھا کہ تم کون ہو اور کہاں جا رہے ہو؟ہم نے کہا ہم کالج کے اسٹوڈنٹ ہیں۔کالج پر آپ کا کنٹرول ہوگیا ہے اور ہم شہر میں مسجد اقصیٰ میں رہنے جا رہے ہیں۔انہوں نے رائفلیں تانے ہمیں ''اباؤٹ ٹرن'' کہا اور ہم الٹے پاؤں واپس چل دیئے۔وہ ہمارے پیچھے آتے رہے اور رائفلیں تانے ہمیں بورڈنگ تحریکِ جدید میں داخل کر دیا۔ہم دل ہی دل میں ڈر رہے تھے اور دعائیں کر رہے تھے کہ آج ہماری زندگی کا خاتمہ نہ ہو جائے۔کچھ دنوں بعد ہندو ملٹری نے بورڈنگ تحریکِ جدید کو بھی کنٹرول میں لے لیا اور ہم مسجد اقصیٰ میں منتقل ہوگئے۔

اس اثناء میں قادیان کے مضافات سے ستّر اسّی ہزار کی تعداد میں مسلمان مہاجرین قادیان میں آ کر پناہ گزین ہوگئے۔ان کو کالج کی گراؤنڈ،حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کی کوٹھی اور مسجد نور کے اردگرد کے میدان میں بٹھایا گیا۔انہیں جلسہ سالانہ کے لئے جمع کی گئی گندم دیتے تھے۔وہ بجلی کی یا ہاتھ کی چکیوں سے پسواتے اور کھاتے تھے۔ہندو ملٹری نے ان چکیوں کو بھی اپنے کنٹرول میں لے لیا تا کہ یہ تنگ آ کر قادیان سے نکل جائیں۔پھر ہم بھی اور مہاجرین بھی گندم ابال کر کھاتے تھے۔اس دوران پیٹ خراب ہوگئے اور صحتیں گر گئیں۔وہ لوگ باہر گاؤں کے رہنے والے تھے۔انہیں قضائے حاجت کے لئے زمین دوز بیت الخلاء بنا کر دیئے مگر عورتیں اور بچے باہر ہی قضائے حاجت کر دیتے تھے۔ہم خدام کدالوں اور پھاوڑوں سے گندگی اٹھا کر گڑھوں میں ڈال کے مٹی ڈالتے تھے تا کہ ہیضہ نہ پھوٹ پڑے۔کچھ دنوں کے بعد ٹرکوں کا انتظام ہوا تو قادیان کے باشندوں کو آہستہ آہستہ کئی دنوں میں پاکستان بھجوایا گیا۔

اُن دنوں جب ہم تعلیم الاسلام کالج کے احاطہ میں رہ رہے تھے اور باہر کے غیر از جماعت مہاجرین حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کی کوٹھی،کالج کے میدان اور مسجد نور کے اردگرد بیٹھے تھے تو ہماری ڈیوٹیاں میدان کی باہر کی چاردیواری کے گیٹوں پر باری باری ہوتی تھیں کہ کسی کو اندر مہاجرین کی طرف نہ آنے دیا جائے۔ایک دن میری اور ایک اور خادم کی جن کا مجھے نام یاد نہیں رہا،کالج کے سامنے والے گیٹ پر ڈیوٹی تھی۔قادیان کے تھانے کا ایک سکھ سپاہی،ایک ملٹری کی وردی والے فوجی کو ساتھ لے کر گیٹ پر آیا کہ یہ ملٹری کا سپاہی قادیان کے تھانیدار ہزارہ سنگھ کا بھائی ہے۔یہ فلاں گاؤں کے فلاں نام کے آدمی کو انڈر گراؤنڈ میں ملنے جائے گا۔ہم نے کہا کہ یہ کالج کا احاطہ ہے اور ہم پرنسپل کی اجازت کے بغیر اندر نہیں جانے دیں گے۔پرنسپل صاحب آجکل چھٹیوں کی وجہ سے یہاں نہیں ہیں۔پولیس کے سپاہی نے کہا کہ ہم اندر جائیں گے تم روکنے والے کون ہو؟میں نے ساتھ والے آدمی کو کہا کہ انہیں روکنا ہے اور اندر نہیں جانے دینا۔میرے ساتھ والا کچھ سہما ہوا تھا۔مجھے کہنے لگا تم ہی روکو۔جب میں نے اسے اس طرح ڈرتے دیکھا تو میں ان دونوں سکھوں کے آگے کھڑا ہوگیا۔پولیس کے سپاہی کے پاس تھری نٹ تھری کی رائفل تھی۔اُس نے میری طرف تان لی کہ تمہیں شوٹ کر دوں گا۔مگر ملٹری کی وردی والا سکھ فوجی کوئی شریف اور سمجھدار آدمی تھا۔اُس نے فوراً پولیس والے کی رائفل کا منہ اوپر کر دیا اور پولیس والے کو کہا کہ چلو واپس چلیں مگر پولیس والا ڈٹا رہا کہ ہم اندر جا کر اُس آدمی سے مل کر واپس جائیں گے۔میں نے کہا کہ میں ہرگز نہیں جانے دوں گا۔اسی دوران ملٹری کا فوجی اُسے بازو سے پکڑ کر واپس لے گیا۔ورنہ پولیس والے کو مجھے گولی مارنی کچھ مشکل نہ تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو مضبوط رکھا اور میں موت سے نہیں ڈرا۔الحمد للہ

ایسے کئی واقعات ہیں کہ ہمیں موت کا خوف ہی نہیں رہا تھا۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا شعر ہے:

محمود اگر منزل ہے کٹھن تو راہنما بھی کامل ہے
تم اُس پہ توکل کر کے چلو آفات کا خیال ہی جانے دو

اُس وقت موت کا کوئی خیال نہ تھا کیوں کہ ہر طرف موت ہی موت تھی۔دل بہت سخت ہوگئے تھے۔

مجھے یاد ہے کہ قادیان کے باہر سے آئے اُن مسلمان مہاجرین میں ایک شخص کے پاس بہت ہی خوبصورت گھوڑی تھی۔میں رات کے وقت وہاں ڈیوٹی پر مامور تھا،میں نے اُسے کہا کہ مجھے یہ گھوڑی کچھ دیر کے لئے دو تا کہ میں اس پر سوار ہو کر پہرہ کی ڈیوٹیاں چیک کر کے آؤں۔اُس شخص نے تعصب یا غالباً کسی اور وجہ سے مجھے گھوڑی دینے سے انکار کر دیا۔اگلے روز جبکہ میں ڈیوٹی پر موجود تھا،ایک سکھ نے آ کر اسی شخص کو نام لے کر بلوایا اور ملنے پر کچھ دور لے جا کر کان میں کچھ کہا۔اُس سکھ کی اس بات کے نتیجہ میں اُس مسلمان مہاجر نے وہ گھوڑی اُس سکھ کو لا کر دے دی اور وہ گھوڑی لے کر چلتا بنا۔میں نے اُس کو کہا کہ ہم جو کہ تمہاری خدمت اور حفاظت پر مامور ہیں ہماری نسبت وہ سکھ تمہیں زیادہ عزیز ہیں۔لیکن اُس پر میری بات کا کچھ اثر نہ ہوا۔

قادیان سے ان غیر از جماعت مہاجرین کا جماعت احمدیہ نے ہمدردی اور خدمتِ خلق کے جذبہ کے تحت کامیابی اور حفاظت کے ساتھ انخلاء بھی کروایا لیکن یہ لوگ مصر تھے کہ ہمیں اپنی باری پر نہیں بلکہ جلدی بھجوایا جائے۔مہاجرین جلد بازی کرنے لگے تو قادیان کی انتظامیہ نے کہا کہ تم لوگ اطمینان سے بیٹھے رہو تم لوگوں کو آہستہ آہستہ باری آنے پر گروپ کی شکل میں پاکستان بھجوا دیں گے۔مگر وہ نہ مانے اور اسی جلد بازی کی وجہ سے یہ لوگ جو کہ قریباً ساٹھ ستر ہزار کی تعداد میں تھے،وہاں سے قافلہ بنا کر اپنی مرضی کے تحت پاکستان کے لئے چل دیئے۔راستہ میں تتلے کی نہر پر یہ قافلہ پہنچا جو قادیان سے اڑھائی تین میل کے فاصلے پر ہے تو اُن پر حملہ ہوگیا اور بے شمار مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا۔لوٹ مار کی گئی اور عورتوں کو اغواء کر کے لے گئے۔بٹالہ پہنچتے پہنچتے یہ ستّر اسّی ہزار میں سے غالباً آدھے رہ گئے۔بعد ازاں یہ مہاجرین بٹالہ کیمپ میں پناہ گزین ہوئے۔پھر بٹالہ سے بھی ان کو انڈیا کی ملٹری نے پیدل آگے روانہ کر دیا۔وہاں سے روانہ ہوئے تو آگے بھی اسی طرح حملہ ہوا اور پاکستان پہنچتے تک قتلِ عام اور لوٹ مار کی وجہ سے یہ صرف چند ہزار ہی بچ سکے اور انتظام سے انحراف اور جلد بازی کے نتیجہ میں اپنی جانوں اور مالوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

جب قادیان کی سب آبادی بحفاظت نکل آئی تو دفتر مرکز حفاظت قادیان کی جانب سے اعلان ہوا کہ جو خدام حفاظتِ مرکز کے لئے قادیان آئے ہوئے ہیں،ان میں سے جو جانا چاہے،جا سکتا ہے۔کئی ایک اجازت سے پاکستان آئے۔اُن میں میں بھی آ گیا۔آنے والوں کو ایک کارڈ نما اجازت نامہ دیا جاتا تھا جس پر دفتر حفاظتِ مرکز قادیان کی مہر لگی ہوتی تھی۔مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں 20اکتوبر 1947ء کو قادیان سے لاہور آیا تھا۔اٹاری پہنچنے سے چند میل پہلے ہماری جیپ خراب ہوگئی تھی۔وہ جیپ مرمت کرنے کے لئے ڈرائیور اور ایک مسلمان ملٹری کا سپاہی وہاں رہ گئے۔ایک سپاہی اسٹین گن لئے ہمارے ساتھ تھا۔ہم پندرہ بیس خدام پیدل چل پڑے۔ہمیں ہدایت تھی کہ کسی نہر یا کنویں کا پانی ہرگز نہ پیئیں۔کیونکہ ممکن ہے کہ پانی میں زہر ملا دیا گیا ہو۔کافی پیدل چلنے کے بعد پیچھے سے جیپ آئی تو ہم اٹاری سے ہوتے ہوئے واہگہ پہنچے۔الحمد للہ تعالیٰ۔راستہ میں دونوں اطراف انسانوں کی ہڈیوں کے ڈھانچے ہی ڈھانچے نظر آتے تھے جن کی لاشوں کو گِدھوں،چیلوں اور جانوروں وغیرہ نے نوچ کھایا تھا۔

لاہور پہنچ کر جودھامل بلڈنگ جہاں ہمارے پیارے حضور خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ قیام فرماتے،دعا کا عریضہ لکھ کر بذریعہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری حضورؓ کی خدمت میں بھیجا۔حضورؓ نے جواباً فرمایا کہ آپ کے راجوری سے دو افراد بلا اجازت لاہور سے ہی واپس چلے گئے ہیں،جنہیں قادیان بھجوانا تھا لہٰذا تم قادیان سے اپنے آنے کا مرکزی اجازت نامہ دکھاؤ۔تو میں نے حفاظتِ مرکز قادیان والا اجازت نامہ اندر بھجوا دیا۔تاہم ملاقات سے قبل ہی مجھے مکرم شیخ نور الحق صاحب نے کچھ مہاجر دے کر ناصر آباد سندھ کے لئے بھیج دیا۔سندھ سے جب واپس آیا تو پھر شیخ صاحب موصوف نے دوبارہ مزید مہاجر دے کر محمود آباد اسٹیٹ سندھ چھوڑنے بھیج دیا۔اس وجہ سے مجھے قادیان سے آنے کے اجازت نامہ کا خیال دل سے اتر گیا اور اجازت نامہ گم ہوگیا۔

☆...☆...☆

نوٹ: قادیان سے متعلق یہ یادیں مضمون نگار نے اپنی زندگی میں تحریر کی تھیں۔مضمون نگار کی ماہ نومبر میں وفات ہو چکی ہے۔اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے۔ آمین۔ (ادارہ)

مرسلہ: مرسلہ عبدالہادی طارق مربی سلسلہ گھانا

یاد رفتگاں

مکرم علی احمد صاحب مرحوم ریٹائرڈ معلم وقف جدید کا ذکر خیر

خاکسار کے والد محترم مکرم علی احمد صاحب ولد میاں اللہ دتہ صاحب رضی اللہ عنہ یکم جنوری 1934ء کو پوڑانوالہ ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم حضرت میاں اللہ دتہ صاحب رضی اللہ عنہ نے 1903ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے سفر جہلم کے موقعہ پر اپنے گاؤں پوڑانوالہ ضلع گجرات سے دس بارہ میل کا پیدل سفر کر کے حضور علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت پائی۔ والد صاحب نے اپنے علاقے میں ہی مڈل تک تعلیم حاصل کی اور اس کے بعد 1951ء میں آپ اپنے بھائیوں کے ساتھ مبارک آباد فارم ضلع حیدر آباد سندھ منتقل ہو گئے اور کھیتی باڑی شروع کر دی۔ اپنے والد محترم حضرت میاں اللہ دتہ صاحب رضی اللہ عنہ کی تربیت کے نتیجہ میں آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمازوں اور تہجد کے عادی تھے۔ آپ دعا گو اور محنتی تھے اس وجہ سے آپ کی فصل بھی اچھی ہوتی تھی۔ مکرم مولوی ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ اٹلی اور سابق ہیڈ ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول بشیر آباد جو کہ مبارک آباد کے ساتھ ہی واقع ہے کہ نے آپ کو تحریک کی کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک فرمائی ہے کہ جماعت کے نوجوان براہ راست میرے ماتحت وقف جدید میں وقف کریں۔ چنانچہ آپ نے 1965ء میں زندگی وقف کر دی اور 1966ء میں وقف جدید کی معلمین کلاس میں داخل ہو گئے۔ اسی سال آپ نظام وصیت میں بھی شامل ہو گئے۔ آپ نے 1967ء سے 2008ء تک تقریباً اکتالیس سال سلسلہ کی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو صوبہ سندھ اور پنجاب کے مختلف اضلاع کی جماعتوں، کرونڈی، نگر پارکر، کوٹ احمدیہ، نواز آباد، باندھی، چک نمبر 38 جنوبی چک نمبر 37 جنوبی، چک نمبر 35 شمالی، چک نمبر 116 شمالی، چک نمبر 30 جنوبی، سالار والہ، چک 79 پھائی والہ، چاہ سردار والہ، دوداہ، چک نمبر 648 گ۔ب اور چک نمبر 125 گ۔ب میں خدمت دین کی توفیق ملی۔ آپ نے سینکڑوں بچوں بچیوں اور خواتین وحضرات کو قرآن پاک پڑھایا۔ آپ کی تبلیغی کاوشوں اور دعاؤں کی بدولت بیسیوں سعید روحوں کو جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

آپ نے مجاہدانہ زندگی گزاری اور عالم باعمل تھے۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا اپنے والد صاحب کو تہجد گزار، پابند نماز باجماعت اور قرآن وسنت پر عمل کرنے والا پایا۔ آپ خلیفۂ وقت کے عاشق صادق، اطاعت گزار ادنیٰ غلام، نظام جماعت کے پابند اور احترام کرنے والے تھے۔ قرآن کریم سے عشق تھا۔ روزانہ تین وقت تلاوت کرتے تھے۔ متوکل علی اللہ، شفیق باپ، ہمدرد دوست، باوفا ساتھی، بےنفس، بے ریا، عاجز، ملنسار، مہمان نواز، ہنس مکھ، قناعت پسند، کفایت شعار، جفاکش، محنتی، صفائی پسند، صحت کا خیال رکھنے والے، منظم زندگی کے مالک، باقاعدہ ڈائری لکھنے والے، والدہ صاحبہ اور ان کے اقارب کا احترام کرنے والے، تیماردار ی اور تعزیت کرنے والے اور بیٹوں سے بڑھ کر بہوؤں سے محبت کرنے والے وجود تھے۔ بچپن میں ہم سب بچوں کو قرآن پاک پڑھایا اور سکول کی پڑھائی کروائی۔ 1985ء تک بچے اپنے ساتھ سنٹر میں رکھے۔ جب بچوں کی ہائی سکول کی پڑھائی شروع ہوئی تو ربوہ میں اپنا مکان تعمیر کروا کر حصول تعلیم کی غرض سے ہمیں والدہ صاحب کے ساتھ ربوہ چھوڑ کر خود میدان عمل میں اکیلے رہنے لگے۔ ابا جان کی غیر موجودگی میں والدہ صاحبہ نے بھی ہماری تربیت میں کوئی کمی نہ آنے دی۔ والدہ صاحبہ قرآن کریم ناظرہ جانتی تھیں۔ آپ نماز، دعائیں اور سترہ آیات ابا جان نے حفظ کروائیں تھیں۔ امی جان بھی ابا جان کے رنگ مین رنگین پابندِ صوم وصلوٰۃ ہیں اور حقیقی معنوں میں ایک واقف زندگی کی بیوی ہونے کا حق ادا کرنے والی ہیں۔ ابا جان کا جس جماعت میں تقرر ہوتا اسی جماعت کے ہو کر رہ جاتے۔ تبادلہ ہو جاتا تو تعلق اور بھی مضبوط ہو جاتے۔ احباب جماعت سے رابطہ رکھتے۔ جماعتوں میں ایسی خوددار زندگی گزاری کہ احباب جماعت ان کی مثال دیتے۔ جس جماعت میں جاتے وہاں سے مدرسۃ الحفظ، معلمین کلاس اور جامعہ احمدیہ کے لئے طلباء کو تیار کر کے بھجواتے۔ ماشاء اللہ بہت سے حفاظ، معلمین اور مربیان ابا جان کی کوششوں اور دعاؤں کا پھل بنے۔ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے اپنے شاگردوں کے نمبر اپنی ڈائری میں رکھتے۔ ان سے رابطہ رکھتے اور وہ بھی آپ سے عقیدت اور محبت کا اظہار کرتے رہتے۔

سب بچوں کو حسب خواہش تعلیم دلوائی۔ ان کی شادیاں کیں۔ خاکسار کو اپنی خواہش سے قرآن پاک حفظ کروایا اور اپنے خواب کی بنا پر وقف اولاد کے تحت وقف کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کو بھی والد صاحب کی خواہش پوری کرنے کی توفیق ملی۔ حفظ قرآن کے بعد جامعہ پاس کیا۔ حدیث میں تخصص کیا اور آج کل جامعہ احمدیہ گھانا میں بطور استاد خدمت کی توفیق پا رہا ہے۔ مکرم والد صاحب نے عمر کے آخری دن تک نماز ادا کی۔ سیکرٹری صاحب مال کو گھر بلا کر اس سال کے چندوں کا حساب صاف کیا۔ کبھی بھی کسی دنیاوی کام کے لئے انہیں پریشان نہیں دیکھا۔ ان دنوں خاکسار کی بڑی ہمشیرہ اور ان کی فیملی پاکستان میں ان کے پاس تھے۔ وفات سے تین دن قبل میری ہمشیرہ سے ابا جان نے کہا:

بیٹی! یہ مشکل وقت تم پر اکیلے ہی آنا ہے۔ میرے پاس تین دن ہیں صبر سے کام لینا۔ ہمت کرنا۔ انہوں نے کہا ابا جی ایسے نہ کہیں۔ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت لمبی عمر دی ہے اور اب حاضر ہونا ہے۔ دیر نہ کرنا۔ سب کام جلدی جلدی کر لینا۔ وہ رونے لگیں تو منہ دوسری طرف کر لیا۔ ٹھیک تین دن بعد مؤرخہ 18 جون 2020ء بوقت 2:40 سہ پہر اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چنانچہ اسی دن رات کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے بہشتی مقبرہ دارالفضل میں ان کی تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ سے بہت پیار کا سلوک کرے۔ آپ کو آپ کی خواہش کے مطابق محمد مصطفیٰ ﷺ کا قرب عطاء فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور جو دعائیں آپ نے ہمارے لئے کیں وہ ساری قبول فرمائے۔ اور جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد اور نسل کو بھی ان کی خوبیاں جاری رکھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔ آپ نے لواحقین میں بیوہ مکرمہ صدیقہ بیگم صاحبہ (اللہ تعالیٰ آپ کی صحت اور عمر میں برکت ڈالے) دو بیٹیاں مکرمہ رفعت النساء صاحبہ ٹیچر بیوت الحمد سکول ربوہ اور مکرمہ راحت النساء صاحبہ مقیم جرمنی اور تین بیٹے مکرم عطاء القیوم صاحب یوکے، مکرم عزیز احمد صاحب تھائی لینڈ اور خاکسار عبدالہادی طارق استاد جامعہ احمدیہ گھانا بطور یادگار چھوڑے ہیں۔

ریٹائرمنٹ کے بعد تلاوت قرآن پاک ان کا واحد مشغلہ تھا۔ مطالعہ کتب احادیث، مطالعہ روحانی خزائن، مطالعہ خطابات وتصنیفات خلفائے احمدیت میں آپ کے اوقات گزرتے۔ آخری رمضان میں جب بیٹھ نہ سکتے تھے تو لیٹ کر قرآن کریم کے تین دور مکمل کئے اور روزوں کا فدیہ دیا۔ آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ آپ کی وفات پر آپ کے کچھ دوستوں اور آپ کے ساتھ کام کرنے والوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کچھ یوں کیا:

مکرم مظہر اقبال صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے بیان کیا:

”آپ نے وقف کو ہمیشہ وفا کے ساتھ نبھانے کی کوشش کی۔ مرتے دم تک خلافت کے ساتھ وفا کا تعلق رکھا۔ آپ بہت ملنسار، مہمان نواز، خوش مزاج اور عاجز انسان تھے۔“ مکرم اللہ بخش صادق صاحب بیان کیا:

”آپ اللہ کے فضل سے نمازوں اور تہجد کے عادی تھے۔ دعا گو اور محنتی تھے۔ 1994ء میں وقف جدید سے ریٹائرڈ ہو گئے مگر خدمت کا جذبہ تھا کہ ابھی اور سلسلہ کی خدمت کی توفیق پاؤں۔ درخواست کر کے 2008ء تک ری ایمپلائی کر کے مختلف جماعتوں میں خدمت کی توفیق پائی۔“ مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب نے بیان کیا: مولوی صاحب کو دعوت الی اللہ کا بے حد شوق تھا۔ ہمیشہ عبادات میں مشغول رہتے۔ بہت زیادہ نفلی روزے رکھتے۔ ہر کسی سے ہمدردی سے پیش آتے۔ صاف دل انسان تھے۔“

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب نے بیان کیا کہ معلم صاحب کا طریق تبلیغ بڑا پیارا اور انداز دھیما تھا۔ آپ آہستہ آہستہ بات کرتے تھے۔ خود سادہ اور منکسر المزاج تھے اس لئے ان کی تبلیغ بھی موثر ہوتی تھی۔ آپ تبلیغ کے زیر تبلیغ دوست کو ساتھ ساتھ بتاتے کہ مسئلے مسائل کی جہاں تک بات ہے تو وہ حل ہو گئے ہیں۔ آپ اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی راہنمائی فرمائے اور آپ کا سینہ کھول دے۔ مولوی صاحب خاموش طبع تھے۔ زیادہ گفتگو نہیں کرتے تھے مگر خوش ہو کر ملتے تھے۔ کہا کرتے تھے کہ مجھے بعض اوقات بڑے مشکل مواقع آئے مگر اللہ تعالیٰ نے موقع کی مناسبت سے ایسے جواب سمجھائے کہ مخالف کا منہ بند کر دیا۔ ان کی تقرری جہاں کی جاتی وہاں بشاشت سے چلے جاتے۔ اور یہی بات اپنے ساتھیوں سے کہا کرتے تھے کہ تبادلہ رکوانے کی کوشش نہ کریں بلکہ خوشی خوشی نئے سنٹر چلے جائیں۔ اگر آپ تنگ دلی کے ساتھ نئے سنٹر جائیں گے تو آپ وہاں جا کر کام نہیں کر سکیں گے۔ سوال کرنے سے بچتے تھے۔ ہاں ناظم صاحب ارشاد کی کوئی بات وضاحت طلب ہوتی تو اجازت لیکر وضاحت چاہتے۔ جماعتی کتب اور رسالہ جات کا باقاعدہ مطالعہ کرتے اور نوٹس بھی لیتے تھے۔ حضرت حضرت مسیح موعودؑ کی کتب اور جماعتی کتب کے مطالعہ کے لئے محترم اللہ بخش صاحب صادق ناظم ارشاد نے مطالعہ کتب کا کارڈ جاری کیا تو کہتے تھے کہ اس سے یہ فائدہ ہوا ہے کہ یاد رہتا ہے کہ کونسی کتب کا مطالعہ کر لیا ہے اور کونسی کتب ابھی باقی ہیں۔ معلم صاحب اپنی طبیعت کی وجہ سے ہر جماعت میں لوگوں کے دلوں میں رہتے تھے۔ بعض احباب جماعت ان کو اپنے گھر کا فرد سمجھتے تھے۔ جب بھی سنٹر سے دفتر تشریف لاتے تو سب کے ساتھ بشاشت اور خوشدلی سے ملتے۔ سب کا حال احوال پوچھتے۔ سنٹر میں کام کی تفصیل مکرم ناظم ارشاد صاحب کی خدمت میں بیان کرتے اور پیش آمدہ حالات کے بارے میں راہنمائی چاہتے اور اپنے تعلیم وتربیت کے کام کو احسن سے احسن بنانے کی تگ ودو میں لگے رہتے۔

مکرم مغفور احمد منیب صاحب نے بیان کیا کہ مکرم مولوی صاحب واقفین زندگی مربیان اور معلمین کے لئے بلاشبہ ایک نمونہ تھے۔ کم گو، غض بصر کرنے والے، اپنے کام سے کام رکھنے والے، دعا گو، منکسر المزاج، خندہ پیشانی سے ملنے والے اور خلافت احمدیہ کے لئے سینہ سپر رہتے تھے۔ ناراض بھی ہوتے تو سمجھانے میں درد نمایاں ہوتا۔ آپ میں قناعت شعاری بہت تھی۔ آج وہ بچے اور بچیاں جو مولوی صاحب کے شاگرد تھے بڑے ہو گئے ہیں لیکن ان کے دلوں سے مولوی صاحب کے حسن اخلاق اور محبت کی یادیں محو نہیں ہوئیں۔

مکرم نصیر احمد بدر صاحب مربی سلسلہ نے بیان کیا کہ محترم علی احمد صاحب ہمارے محلہ دارالعلوم شرقی حلقہ نور میں لمبا عرصہ قیام پذیر رہے۔ موصوف ہماری مسجد کی رونق تھے اور ہر حال میں اولین وقت میں نمازوں کے لئے مسجد پہنچا کرتے تھے۔ بعض دفعہ ان کی بیماری اور جسمانی کمزوری کو دیکھ کر خاکسار انہیں گھر پر نماز پڑھنے کی درخواست کرتا تو اکثر کہا کرتے تھے کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ میں اپنے رب سے ایسی حالت میں ملوں کہ مسجد نہ جا سکوں۔ اس لئے تکلیف کے باوجود مسجد پہنچ جاتا ہوں۔ ان کی یہ کیفیت دیکھ کر وہ حدیث یاد آجاتی جس میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مومن مسجد میں ایسا ہی ہے جیسے مچھلی پانی میں۔ آپ سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ صاف گو اور سیدھی بات کرنے والے تھے۔ محترم علی احمد صاحب کو اپنے چندوں

کی ادائیگی کی بھی بڑی فکر رہتی تھی۔ اور ہمیشہ کوشش ہوتی تھی کہ اپنے سارے چندے بروقت ادا کئے جائیں۔ ضعف اور کمزوری کے باوجود خود سیکرٹری مال کے پاس پہنچ کر اپنا چندہ ادا کیا کرتے تھے اپنا حصہ جائیداد بھی اپنی زندگی میں ہی ادا کر دیا تھا اور الاؤنس کے علاوہ بھی اگر کوئی رقم کہیں سے ملتی تو اس کا بھی حصہ آمد ادا کرتے۔ آپ اپنے دوستوں اور ملنے جُلنے والوں سے بھی بڑا پیار کا تعلق رکھتے تھے، اور ان سے میل جول رکھنا ضروری سمجھتے تھے اور جب بھی کسی دوست سے ملتے تو باقی دوستوں کے بارے میں بھی احوال پُرسی کرتے۔ اسی طرح جماعتی عہدیداران کا احترام بھی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، جب بھی ان سے ملنے گئے ہمیشہ کھڑے ہو کر استقبال کرتے اور اچھی جگہ بیٹھنے کا انتظام کرتے اور اپنی استطاعت سے بڑھ کر مہمان نوازی کا حق بھی ادا کرتے۔

مکرم شفیق احمد حجہ صاحب مربی سلسلہ نے بیان کیا۔ 2005-2006 میں خاکسار کو چک جھمرہ ضلع فیصل آباد میں بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق ملی مکرم مولوی علی احمد صاحب معلم سلسلہ اس وقت میرے حلقہ کی ایک جماعت میں خدمت بجالا رہے تھے۔ اس جماعت کے بڑے افراد نمازوں میں کافی سست تھے اور جب کبھی کوئی مرکزی نمائندہ بھی جاتا اور نماز کے وقت انہیں نماز کا کہتا تو وہ کہہ دیتے وہ مسجد ہے آپ نے نماز پڑھنی ہے تو پڑھ لیں ہم نہیں پڑھیں گے لیکن جب مولوی علی احمد صاحب کا وہاں تقرر ہوا تو نمایاں تبدیلی یہ ہوئی کہ دو سے تین ماہ کے اندر اندر وہ پنجوقتہ نمازی ہو گئے بلکہ تہجد بھی پڑھنے لگ گئے۔ خاکسار نے معلم صاحب سے پوچھا کہ آپ نے کیا طریقہ اپنایا ہے کہ ان کو نمازی بنا دیا ہے تو انہوں نے کہا میں نے تو کوئی خاص طریق نہیں اپنایا بلکہ میں نے کبھی ان کو نماز کے لئے کہا بھی نہیں تھا صرف یہ ہوتا تھا کہ میں ان کے پاس ہی بیٹھا ہوتا تھا گاہے بگاہے تو جب نماز کا وقت ہوتا تو میں صرف ان کو اتنا بتاتا کے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے نماز کے لئے چلا جاتا تھا ان کے بچوں وغیرہ کو گھر سے بلا کر نماز ادا کر لیتا اور ان کے لئے دعا کرتا رہتا۔ آہستہ آہستہ خود ہی یہ نماز پڑھنے لگ گئے ہیں۔ گویا کہ معلم صاحب نے اپنے عملی نمونہ سے اور دعاؤں کے ذریعہ سے اس جماعت کے لوگوں کی اصلاح کی۔ دعاؤں اور اپنے عملی نمونہ سے ان کی تربیت کا زیادہ خیال رکھا۔ ان دنوں پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے یہ ارشاد موصول ہوا تھا کہ پچھلے تیرہ سال یا پندرہ سال میں جتنی بیعتیں ہوئی ہیں ان سب احباب سے رابطہ کیا جائے اور کوشش کی جائے کہ وہ بیعتیں زندہ ہو جائیں مولوی صاحب نے نہایت محنت اور جانفشانی سے پیارے آقا کے ارشاد پر لبیک کہا۔

مکرم ملک نصیر احمد اظہر صاحب مربی سلسلہ نے بیان کیا ہم ایک قابل رشک واقف زندگی، دعاؤں کا خزانہ، ایک حقیقی عابد، ایک نہایت سادہ اور نرم مزاج مثالی پڑوسی سے محروم ہو گئے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 10 جولائی 2020 میں آپ کا ذکر خیر فرمایا اور آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نہ روک راہ میں مولا ! شتاب جانے دے
کھلا تو ہے تری جنت کا باب جانے دے
مجھے تو دامن رحمت میں ڈھانپ لے یوں ہی
حساب مجھ سے نہ لے بے حساب جانے دے

☆...☆...☆

بقیہ: نیشنل ورچوئل تعلیمی ریلی کینیڈا..... از صفحہ 8

(ہالٹن نائیگرا)، سوم: مکرم شفاعت احمد ناصر صاحب (ویسٹرن اونٹاریو)

نظم: اوّل: مکرم سیّد مبشر احمد صاحب (مقامی)، دوم: مکرم راجہ مقصود صاحب (پریری)، سوم: مکرم جواد احمد صاحب (بریمپٹن ویسٹ)

تقریر اردو صف اوّل: اوّل: مکرم کامران اشرف صاحب (وان)، دوم: مکرم ریاض احمد باجوہ صاحب (مقامی)، سوم: مکرم منیر الحق شاہد صاحب (ناردرن اونٹاریو)

تقریر اردو صف دوم: اوّل: مکرم صفی اللہ راجپوت صاحب (ہالٹن نائیگرا)، دوم: مکرم ابرار موہار صاحب (وان)۔ مکرم شفیق قریشی صاحب (پریری)، سوم: مکرم اظہار الحق خان صاحب (ایسٹرن کینیڈا)

تقریر انگریزی صف اوّل: اوّل: مکرم کامران اشرف صاحب (وان)، دوم: مکرم محمد ذکریا داؤد صاحب (ایسٹرن کینیڈا)، سوم: مکرم عبد الغنی صاحب (پریری)۔ مکرم مجید احمد طارق صاحب (کیلگری)

تقریر انگریزی صف دوم: اوّل: مکرم صفی اللہ راجپوت صاحب (ہالٹن نائیگرا)، دوم: مکرم عبد الرؤف الحسنی صاحب (وان)۔ مکرم ڈاکٹر احسن حاشر صاحب (ٹورانٹو ویسٹ)، سوم: مکرم شاہد مرزا صاحب (ٹورانٹو)۔ مکرم سیّد پایام نبی صاحب (پریری)

تقریر فرنچ: اوّل: مکرم طاہر قریشی صاحب (ایسٹرن کینیڈا)، دوم: مکرم عابد محمود صاحب (ایسٹرن کینیڈا)

تقریر عربی: اوّل: مکرم یاسین شریف صاحب (ناردرن اونٹاریو)، دوم: مکرم ایّوب احمد صاحب (پریری)

مضمون نویسی اردو: اوّل: محمد سلطان ظفر (بریمپٹن)، دوم: غلام مرتضیٰ ظفر (ویسٹرن اونٹاریو)، سوم: ریاض احمد باجوہ (مقامی)

مضمون نویسی انگریزی: اوّل: محمد رمضان ساجد (ٹورانٹو ویسٹ)، دوم: منصور احمد ملک (مقامی)، سوم: شوکت خان (کیلگری)

اس کے بعد مکرم ثناء اللہ خان صاحب قائد تعلیم مجلس انصار اللہ کینیڈا نے تعلیمی ریلی کی رپورٹ پیش کی اور رپورٹ کے آخر میں آپ نے تمام مقابلوں میں حصہ لینے والوں اور پوزیشن حاصل کرنے والوں کو مبارکباد پیش کی اور منصفین کرام کا شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح آپ نے قیادت تعلیم کے ماتحت اس تاریخی پروگرام کو آن لائن دیکھنے والوں اور اس کی حوصلہ افزائی کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا نیز آپ نے آئی ٹی ٹیم و دیگر انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا، جنہوں نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے دن رات بہت محنت کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے فضل و کرم سے نوازے۔ آمین۔ اسکے بعد مکرم ملک لال خان صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اختتامی خطاب کیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں انصار بھائیوں کو باقاعدگی سے قرآن کریم پڑھنے اور اس کے مطالب پر غور کرنے کی طرف توجہ دلائی نیز فرمایا کہ انصار بھائیوں کو یہ جائزہ لینے اور اس امر کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ قرآن کریم ہماری زندگی میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے اور ہم اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اختتامی خطاب کے بعد تمام شرکاء اور آن لائن تقریب دیکھنے والوں نے مکرم عبد الحمید وڑائچ صاحب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا کے ساتھ انصار اللہ کا عہد دوہرایا۔ بعد ازاں مکرم نیشنل امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کروائی اور اس طرح یہ بابرکت تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

بقیہ: فرمانِ خلیفۂ وقت ..... از صفحہ 1

ناخلف اور بدقسمت بچے ہوتے ہیں کہ جب وہ سب کچھ ماں باپ سے حاصل کر لیتے ہیں، تعلیم حاصل کر کے بڑے افسر لگ جاتے ہیں تو اپنی الگ دنیا بسا لیتے ہیں اور پھر ماں باپ کی کوئی پروا بھی نہیں ہوتی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی مثال دی ہے کہ کسی ہندو نے بڑی تکلیف برداشت کر کے اپنے لڑکے کو بی اے یا ایم اے کرایا اور اس ڈگری کو حاصل کرنے کے بعد وہ ڈپٹی ہو گیا۔ آجکل ڈپٹی ہونا کوئی بڑا اعزاز نہیں سمجھا جاتا لیکن پہلے وقتوں میں ڈپٹی ہونا بھی بڑی بات تھی۔ اُس کے باپ کو خیال آیا کہ میرا لڑکا ڈپٹی ہو گیا ہے میں بھی اُس سے مل آؤں۔ چنانچہ جس وقت وہ ہندو اپنے بیٹے کو ملنے کے لئے مجلس میں پہنچا تو اس وقت اُس کے پاس وکیل اور بیرسٹر وغیرہ بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ بھی اپنی غلیظ دھوتی کے ساتھ ایک طرف بیٹھ گیا۔ باتیں ہوتی رہیں کسی شخص کو اس غلیظ آدمی کا بیٹھنا برا محسوس ہوا اور اُس نے پوچھا کہ ہماری مجلس میں یہ کون آ بیٹھا ہے۔ ڈپٹی صاحب اس کی یہ بات سن کر کچھ جھینپ سے گئے اور شرمندگی سے بچنے کے لئے کہنے لگے یہ ہمارے ٹہلیا ہیں۔ باپ اپنے بیٹے کی یہ بات سن کر غصے کے ساتھ جل گیا اور اپنی چادر سنبھالتے ہوئے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔ جناب میں ان کا ٹہلیا نہیں ان کی ماں کا ٹہلیا ہوں''۔ (حضرت مصلح موعودؓ یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ)۔ ''ساتھ والوں کو جب معلوم ہوا کہ یہ ڈپٹی صاحب کے والد ہیں تو انہوں نے اس کو بہت لعن طعن کی اور کہا کہ اگر آپ ہمیں بتاتے تو ہم اُن کی مناسب تعظیم و تکریم کرتے اور ادب کے ساتھ ان کو بٹھاتے۔ بہرحال اس قسم کے نظارے روزانہ دیکھنے میں آتے ہیں کہ لوگ رشتہ داروں کے ساتھ ملنے سے جی چراتے ہیں تا کہ اُن کی اعلیٰ پوزیشن میں کوئی کمی واقع نہ ہو جائے۔ گویا ماں باپ کا نام روشن کرنا تو الگ رہا اُن کے نام کو بٹہ لگانے والے بن جاتے ہیں اور سوائے ان لوگوں کے جو اس نقطۂ نگاہ سے والدین کی عزت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ والدین کی عزت کرو۔ دنیا داروں میں سے بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو والدین کی پورے طور پر عزت کرتے ہیں اور زمینداروں اور تعلیم یافتہ طبقہ دونوں میں یہی حالات نظر آتے ہیں۔ اسی طرح بعض نوجوان اپنی ماؤں کی خبر گیری ترک کر دیتے ہیں اور جب پوچھا جاتا ہے تو اُن کا جواب یہ ہوتا ہے کہ اماں جی کی طبیعت تیز ہے اور میری بیوی سے اُن کی بنتی نہیں''۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ) ''یہ کوئی بات نہیں ہے کیونکہ ماں کا بھی بہرحال ایک مقام ہے۔ پس اس خطرناک نقص کو دور کرو اور اپنے والدین کی خدمت بجالاؤ۔ ورنہ تم اس جنت سے محروم ہو جاؤ گے۔ جو تمہارے ماں باپ کے قدموں کے نیچے رکھی گئی ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ ۵۹۳)

(خطبہ جمعہ 16/ جنوری 2004ء)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: خالد محمود شرما۔ایڈیشنل قائد تعلیم مجلس انصاراللہ کینیڈا

نیشنل ورچوئل تعلیمی ریلی زیر اہتمام قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ کینیڈا

محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس انصار اللہ کینیڈا کو مؤرخہ 13دسمبر 2020ء کو نیشنل ورچوئل تعلیمی ریلی کے انعقاد کی توفیق ملی۔الحمدللہ علیٰ ذالک

موجودہ کرونا وائرس کی وبا کے تناظر میں امسال مجلس انصار اللہ کینیڈا کے تحت تمام لوکل،ریجنل اور پھر نیشنل سطح پر اجتماعات کا انعقاد نہیں ہوسکا تھا۔مکرم ومحترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ کی منظوری سے قیادت تعلیم نے ان تمام اجتماعات کے متبادل کے طور پر ورچوئل تعلیمی ریلیز منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے قیادت تعلیم کی نگرانی میں پہلے پورے کینیڈا میں ماہ جولائی اور اگست میں لوکل اور ریجنل سطح پر نیز پہلی دفعہ ویسٹرن کینیڈا علاقہ ورچوئل تعلیمی ریلیز کا کامیاب انعقاد عمل میں آیا۔

ورچوئل تعلیمی مقابلہ جات کی وجہ سے یہ ممکن نہ تھا کہ عام طور پر اجتماع میں ہونے والے تمام مقابلہ جات منعقد کروائے جاتے چنانچہ صرف تلاوت،نظم، صف اوّل اور صف دوم کی اردو،انگریزی،فرینچ اور عربی تقاریر منعقد کروانے کا فیصلہ کیا گیا۔اور ملک بھر کے تمام ریجنل ریلیز میں اوّل آنے والے انصار نیشنل ریلی میں شریک ہونے کے حق دار قرار پائے۔

مکرم ومحترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ کینیڈا نے نیشنل آن لائن تعلیمی ریلی منعقد کرنے کی باضابطہ اجازت حاصل کرنے اور دعا کے لئے سیّدنا و امامناحضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خط تحریر کیا۔ پیارے امام کی طرف سے اجازت ملنے پر محترم صدر صاحب مجلس نے نیشنل مجلس عاملہ کے درج ذیل افراد پر مشتمل ایک انتظامی کمیٹی کی منظوری دی۔

مکرم ناصر محمود صاحب نائب صدر۔ناظم اعلیٰ ریلی

مکرم ارشد ملک صاحب نائب صدر۔شعبہ رابطہ ججز

مکرم محمد کلیم صاحب قائد تربیت۔شعبہ اطلاعات وپبلسٹی

مکرم فخر چغتائی صاحب نائب قائد اشاعت اور ناصر الدین اقبال صاحب معاون صدر۔شعبہ آئی ٹی مکرم کاشف بن ارشد صاحب شعبہ رزلٹ و گوگل مارکنگ شیٹ

مکرم ثناءاللہ خان صاحب قائد تعلیم اور خاکسار خالد محمود شرما ایڈیشنل قائد تعلیم۔نگران تعلیمی ریلی

قیادت تعلیم نے بھی پروگرام کے ابتدائی مراحل سے قبل اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تیاری کے سلسلے میں بغرض دعا خط تحریر کیا۔

انتظامی کمیٹی کی ابتدائی میٹنگ میں تمام شعبہ جات کے فرائض بتائے گئے اور تعلیمی مقابلہ جات کو وقت کی کمی کے باعث بذریعہ ذوم لنک تین ورچوئل رومز میں منعقد کرنے کے خاکے کو حتمی شکل دی گئی۔نیز ہر تین ورچوئل رومز کے درج ذیل تین ماڈریٹرز کی منظوری محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ سے لی گئی۔

۔مکرم سہیل احمد ثاقب صاحب مربّی سلسلہ و قائد تعلیم القران (مقابلہ تلاوت،اردو تقاریر صف اوّل اور صف دوم)1ورچوئل روم

۔مکرم قمر احمد شہید صاحب ناظم اعلیٰ ویسٹرن اونٹاریو ریجن (مقابلہ نظم ،انگریزی تقاریر صف اوّل اور صف دوم)2ورچوئل روم

۔مکرم محمد محمود شبوتی صاحب قائد تربیت نو مبائعین (مقابلہ تقاریر عربی اور فرینچ)3ورچوئل روم

کمیٹی کی ابتدائی میٹنگ کے بعد بذریعہ گوگل میٹ تمام ریجنل ناظمین تعلیم کے ساتھ ایک تفصیلی میٹنگ کی گئی جس میں مقابلہ جات کی تمام تفاصیل بتائی گئیں اور سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ یہ ورچوئل پروگرام موجودہ عالمی وبائی صورتحال میں سب کے لئے ایک نیا اور کچھ انصار کے لئے بہت مشکل تجربہ تھا۔ چنانچہ پروگرام سے ایک ہفتہ قبل ایک ٹرائل رن منعقد کیا گیا جس میں تمام مقابلہ جات میں شرکت کرنے والوں کو بذریعہ ذوم لنک مدعو کیا گیا۔اس ٹرائل رن میں ذوم سافٹ ویئر کے استعمال، مائیک کو کھولنے اور بند کرنے کے علاوہ لائیو پروگرام کے دوران کیمرے کا استعمال کیسے ہوگا، یہ تمام چھوٹے چھوٹے امور تفصیل کے ساتھ تمام شاملین کو سمجھائے گئے تا کہ تعلیمی ریلی کے پروگرام کے دوران کسی بھی تکنیکی خرابی سے بچا جاسکے۔

تعلیمی ریلی کا آغاز مورخہ 13 دسمبر 2020ء بروز اتوار ٹورنٹو وقت کے مطابق صبح 11 بجے افتتاحی تقریب سے ہوا۔

اس تقریب میں ماڈریٹر کے فرائض مکرم ناصر محمود صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا نے انجام دیئے۔

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب مربّی سلسلہ و نائب صدر صف دوم نے سورہ الفرقان کی آیات 63 تا 67 کی تلاوت معہ اردو وانگریزی ترجمہ کی۔بعدازاں مکرم عبدالحمید وڑائچ صاحب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا نے تعلیمی ریلی کا افتتاح اپنے خطاب سے کیا

اپنے خطاب میں آپ نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کے تعلق باللہ کے ایمان افروز واقعات سنائے اور انصار بھائیوں کو خدا تعالیٰ کا قرب پانے، باقاعدگی سے پنج وقتہ نمازوں اور نماز تہجد پڑھنے کی طرف متوجہ کیا۔نیز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں عاجزی وانکساری اختیار کرنے، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے اور خلافت سے مضبوط تعلق قائم رکھنے کی نصائح کیں۔

افتتاحی تقریب کے آخر میں صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے دعا کروائی۔اس کے فوراً بعد ورچوئل نمبر ایک اور دو میں بیک وقت تلاوت اور نظم کے مقابلے شروع ہوئے۔ان مقابلوں کے بعد انہی دو ورچوئل رومز میں بیک وقت اردو تقریر صف دوم اور انگریزی تقریر صف اوّل کے مقابلے ہوئے۔نماز ظہر اور کھانے کے وقفے کے بعد بیک وقت اردو تقریر صف اوّل اور انگریزی تقریر صف دوم کے مقابلے شروع ہوئے نیز ورچوئل روم نمبر تین میں وقفے کے بعد مقابلہ تقریر عربی اور فرینچ منعقد ہوا۔

اس ریلی کی ایک خاص بات یہ تھی کہ گھر بیٹھے آن لائن پروگرام دیکھنے والوں کی دلچسپی کو برقرار رکھنے کی خاطر معلوماتی کوئز یوٹیوب پر ڈسپلے ہوتا رہا۔

مجلس انصار اللہ کینیڈا کے زیر اہتمام تعلیمی ریلی کی اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم ومحترم ملک لال خان صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ کینیڈا تھے۔تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔مکرم عبدالخالق محسن فاروقی صاحب (پریری ریجن)نے سورہ النور کی آیات 52تا 54 کی تلاوت کی۔

مکرم محمد ذکریا داؤد صاحب (ایسٹرن کینیڈا ریجن) نے ان آیات کا انگریزی اور اردو ترجمہ پڑھا۔بعدازاں مکرم سیّد مبشر احمد صاحب (پیس ولیج مقامی ریجن) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام سے چند اشعار سنائے۔ اور ان اشعار کا انگریزی ترجمہ بھی پڑھا۔اس کے بعد مکرم ناصر محمود صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا اور ماڈریٹر اختتامی تقریب نے درج ذیل تعلیمی مقابلہ جات کے نتائج کا اعلان کیا۔

تلاوت: اوّل: مکرم سیّد مبشر احمد صاحب (مقامی)۔عبدالخالق محسن فاروقی (پریری) ، دوم: مکرم وصام البراقی صاحب

بقیہ صفحہ 7 پر

طلوع وغروب آفتاب

09 جنوری2021ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	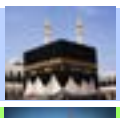	05:39	17:55
مدینہ منورہ	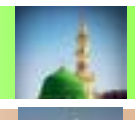	05:45	17:50
قادیان		06:03	17:42
ربوہ		05:43	17:22
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:35	16:16